اسباط بنی اسرائیل کی طرح میرا اسبط ہے۔جس نے اس کو محبوب رکھا وہ خدا کا محبوب ہوگا۔ (ترمذی از یعلی بن مرہ)

(۲۶) سرکار ختمی مرتبت سیدۂ عالمؑ کے حجرہ پر جب بھی رونق افروز ہوتے ارشاد فرماتے: میرے بیٹوں کو بلاؤ، وہ آتے تو انہیں اپنی گود میں لیتے، سینہ سے لگاتے پیار کرتے اور ان کی خوشبو سونگھتے۔ (ترمذی وطبرانی از حضرت انس)

(۲۷) سیدالاولین والآخرینؐ حسینؑ کو اپنی زبان وحی ترجمان چوساتے اور خود حسینؑ کی زبان چوستے۔

(ابن سعد از حضرت عبدالرحمن بن عوف)

(۲۸) سرکار عرش منزلت حسینؑ کو اپنے پاس آتے دیکھتے تو فرماتے: میں نے تجھ پر سے اپنے فرزند ابراہیمؑ کو نثار کردیا۔ پھر انہیں اٹھالیتے اور پیار کرتے۔ (ابن عباس)

(۲۹) آنحضرتؐ کو بارہا ارشاد فرماتے میں نے سنا کہ حسنؑ اور حسینؑ اور ان کی ذریت کے لئے تم تعظیماً اٹھا کرو۔

(ابن عساکر از حضرت انس)

نماز عصر کا ایک سجدہ آنحضرتؐ نے دیر تک کیا۔ میں نے سجدہ سے اپنا سر اٹھا کر دیکھا کہ حسینؑ دوش اقدس پر ہیں۔نماز کے بعد صحابہ نے عرض کیا: ایک سجدہ ذرا سا دراز ہوا۔فرمایا: حسینؑ میری پشت پر تھا، اس کے اترنے تک میں نے سجدہ سے سر نہیں اٹھایا۔

(احمد بن حنبل از عبداللہ بن شداد، عبداللہ بن عمرو، ابوسعید خدری)

(۳۱) دونوں صاحبزادوں کی گردنوں میں دو تعویذ جناب جبرئیل کے پروں کے روؤں کے ڈالے گئے تھے۔

(ابن حبان وخطیب وسیوطی از عبداللہ بن عمر)

مختصر یہ کہ بفحوائے حدیث صحیح **نحن اهل البیت لایقاس بنا احداً** (طبرانی وابن مردویہ از حضرت انس)

پنجتن پاک کی عظمت وجلالت رفعت وعلویت وفضیلت اور علوئے مرتبت عنداللہ وعندالرسول مسلم ومصرح، ان کی محبت ایمان، ان کی مودت مغفرت اور ان کی الفت خدا اور رسولؐ کی قربت ہے۔

من و دست و دامان آل رسولؐ
ہر مسلمان کا وظیفہ رہے۔

(اشاعت اولیٰ ۱۹۵۷ء سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ۲۲۵)

احسانِ حسین علیہ السلام

جناب سید خورشید حیدر خورشیدؔ جائسی

فی الحقیقت ہے زمانے میں یہ فیضان حسینؑ
رہ گئی انسانیت قائم بہ احسان حسینؑ
حضرت جبریل تھے گہوارہ جنبان حسینؑ
کوئی عالم میں نہیں لاریب ہم شان حسینؑ
"مجھ سے ہے شبیرؑ، میں شبیر سے ہوں" ہے حدیث
ذات ختم المرسلینؐ ہے خود ثنا خوان حسینؑ
دین نانا کا رہے زندہ ابد تک دہر میں
یہ تمنائے دلی تھی، تھا یہ ارمان حسینؑ
مٹ رہے تھے بانئ اسلام کے دیں کے نقوش
ہوگئی زندہ شریعت زیر دامان حسینؑ
عیش وعشرت چھوڑ کر حر شہؑ کے قدموں پر گرا
ہوگیا حاصل اسے جس وقت عرفان حسینؑ
جانور، مردم یزیدی فوج کے سیراب ہوں
اور عطش سے جاں بلب انصار و طفلان حسینؑ
دشمن جاں گر ندامت سے جھکا دے اپنا سر
بخش دو للہ اس کو یہ ہے فرمان حسینؑ
قاسمؑ وعونؑ و محمدؑ اور علمدار سپاہ
اکبرؑ و اصغرؑ یہ تھے شیر نیستان حسینؑ
چند بچے، کچھ مسن، کچھ بیبیاں اور کچھ جواں
کربلا میں تھا یہی لے دے کے سامان حسینؑ
رنج میں، آلام میں، آفت میں، بھوک اور پیاس میں
کیا ثبات نفس تھا اور کیسی تھی شان حسینؑ
جان دے دی، دامن شبیرؑ سے لپٹے رہے
ایسے مرد با وفا تھے جاں نثاران حسینؑ
استغاثہ سن کے رن میں آگئے کس شان سے
کیوں کہ اصغرؑ کی رگ و پے میں ہے طوفان حسینؑ
اپنا سب کچھ دے کے روشن کردیا دیں کا چراغ
بجھ نہیں سکتی کبھی شمع فروزان حسینؑ
کردیا تاراج چن چن کر گلستان رسولؐ
ہونا تھا شاداب پھر اس کو بہ فیضان حسینؑ
سجدۂ آخر شہ دیں کا نہ ہو کیوں یادگار
خالق اکبر سے تھا یہ عہد وپیمان حسینؑ
سر کٹا کر گھر لٹا کر دین کو زندہ کیا
ملت اسلام ہے ممنون احسان حسینؑ
مقصد شبیرؑ کی تکمیل کا جذبہ لئے
کربلا تا شام زینبؑ تھیں بہ عنوان حسینؑ
منزلت خورشیدؔ کی نجم و قمر سے ہے سوا
فخر ہے اس کو کہ وہ ہے از گدایان حسینؑ